شاہ بلیغ الدین۔ کراچی

تاریخ کو مسخ کرنے کا انداز

عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر متعدد علماء کرام نے اخبارات و جرائد میں قلم اٹھایا ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضؓ کے حوالہ سے بعض مسخ شدہ تاریخی حقائق کے تکرار و اعادہ کے ازالہ کے لئے فاضل مضمون نگار نے یہ وضاحت تحریر کی ہے۔ تاہم اس تحریر میں اُن کا روئے سخن مفتی رفیع عثمانی صاحب کی طرف ہے۔ (ادارہ)

مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کے مضمون عورت بحیثیت حکمراں میں ایک ذیلی عنوان وہ ہے جو واقعہ جمل سے متعلق ہے۔ ریکارڈ درست رکھنے کیلئے میں دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

نکتہ نمبر۱: "جمل کے موقع پر نکلنے والی اُم المومنین بے انتہا نادم ہوئیں، یہاں تک کہ اس ندامت کی بنا پر روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تدفین کو بھی پسند نہیں فرمایا۔"[1]

واقعہ جمل ۳۶ ھ کا ہے۔ ۲۳ ھ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی اور حضرت عائشہ رضؓ نے روضہ رسول اکرم کی وہ جگہ جو اپنے لئے مخصوص فرمائی تھی، حضرت عمر کی درخواست پر تدفین کیلئے انہیں عنایت فرمائی۔

الف: پندرہ سال پہلے جو مسئلہ طے ہو گیا تھا اُسے ۳۶ ھ کے ندامت کے واقعہ سے ملانا جعلی راویوں کا کمال ہے۔ مفتی صاحب سے یہاں سہو ہوا۔ تاریخ کو مسخ کرنیوالوں کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے۔

ب: اُم المومنین کو نادم ہونے کی کیا وجہ تھی؟ مفتی صاحب بار بار خود یہ لکھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے دو متحارب گروہوں میں اتحاد کرانے نکلی تھیں۔ یہ مشن ہر طرح اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق تھا اور کارِ ثواب کے سوا کچھ نہیں۔ مفتی صاحب نے ایک جگہ اسی ذیلی سرخی میں لکھا ہے کہ:

نکتہ نمبر۲: "ایک جگہ پڑاؤ ڈالا گیا۔ رات کے وقت وہاں کتے بھونکنے لگے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے پوچھا یہ کون سی جگہ ہے؟ بتایا گیا! حوأب ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ چونک اُٹھیں۔ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

ایک ارشاد یاد آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُزواج مطہرات سے خطاب کرتے ہوئے ایک دن فرمایا تھا۔ تم میں سے ایک کا اُس وقت کیا حال ہوگا جب اُس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے۔"

الف : یہ جگہ حوأب نہیں تھی۔ روایت گھڑنے والوں نے کوئی حوالہ نہیں دیا کہ کسی صحابی نے فرمایا ہو یا کسی شریک واقعہ نے کہ یہ جگہ حوأب تھی جب کہ طبری نے جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کا نام دیا ہے جن کے الفاظ ہیں "جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ حوأب کا چشمہ ہے یہ جھوٹ ہے۔" تاریخ طبری خلافت حضرت علیؓ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی۔

(ب) حوأب میں کتے بھونکنے کا واقعہ ام زمل سلمیٰ کا ہے جو حضرت عائشہؓ کے پاس چند دن لونڈی کی حیثیت سے رہی۔ اُنہوں نے کمال مہربانی سے اُسے آزاد کر دیا۔ وہ مرتد ہو گئی۔ حضرت خالد بن ولید نے جن مرتدین کا یکے بعد دیگرے مقابلہ کیا اُن میں ایک جگہ یہ لڑنے نکلی۔ یہ اُونٹ پر سوار میدانِ جنگ میں آئی اور شدید لڑائی کے بعد ماری گئی۔

طبری نے لکھا ہے " ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ تم میں سے ایک حوأب کے کتوں کو بھونکائے گی۔ سلمیٰ نے مرتد ہونے کے بعد رسول اللہ کی اس بات کو پورا کیا۔" تاریخ طبری جلد اول حصہ چہارم مطبوعہ جامعہ عثمانیہ ۱۹۴۱ء صفحہ نمبر ۵۵ حوالہ نمبر ۲ : ابن خلدون حصہ اول رسول اور خلفاء رسول صفحہ نمبر ۲۴۰ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی۔

ج : اُم زمل سلمیٰ بنت مالک کا واقعہ ۱۲ ہجری دورِ صدیق اکبرؓ کا ہے۔ واقعہ جمل حضرت علیؓ کے دور خلافت کا سانحہ ہے جو ۳۶ ھ میں پیش آیا چوبیس برس پہلے کے ایک واقعہ کو تاریخ مسخ کرنیوالوں نے حضرت عائشہؓ کی کردار کشی کیلئے استعمال کیا۔ منافقین کی ان غلط روایتوں کو دُہرا کر ہم ام المومنین کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

طوالت سے بچنے کیلئے یہاں صرف طبری کے دو حوالے دیئے گئے ہیں۔ تاریخ کو مسخ کرنے کا انداز دیکھئے کہ ۱۲ ہجری میں کتے بھونکنے کے واقعہ کو جو ام زمل سلمیٰ بنت مالک پر گذرا، ابن جریر طبری کا اپنا لکھا ہوا ہے اسی کو اس نے کمال چابکدستی سے ۳۶ ھ میں واقعہ جمل سے ملا کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کیچڑ اچھالنے کی ناپاک کوشش کی۔ یہ مثل مشہور ہے کہ جھوٹے کا حافظہ ہمیشہ کمزور ہوتا ہے اور بغض آدمی کو اندھا کر دیتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی شخصیت تو اتنی عظیم ہے کہ اللہ اور رسول کے کسی ارشاد کے خلاف اُن کے کسی عمل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ امام بخاری اپنی تاریخ صغیر میں لکھتے ہیں کہ جس طرح مردوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے ہیں اسی طرح عورتوں میں مریم، سارا اور حواپر بھی حضرت عائشہ کو برتری حاصل ہے۔

عورت کے سربراہ مملکت بننے یا نہ بننے کا مسئلہ دوسرا ہے البتہ مفتی صاحب نے یہ درست لکھا ہے کہ واقعہ جمل کے وقت ام المومنین سربراہ مملکت بننے کے خیال سے نہیں نکلی تھیں نہ بعد میں اُنہوں نے ایسا کوئی اظہارِ خیال فرمایا۔ سورہ احزاب کی تلاوت کر کے رونے والی بات جعلی روایتوں کا نتیجہ ہے۔

لہ قربِ قیامت میں بحکمِ خداوندی، مطابق بشارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، مسیح مقدس سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جو چوتھے آسمان سے زمین پر اُتر کر چند برس دنیا میں قیام پذیر رہیں گے۔ اور اپنے فرائضِ مفوضہ سرانجام دیکر مدینہ طیبہ میں وفات پائیں گے اور حجرۂ مبارکہ میں اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس جگہ بیٹھ کر گھر کے کام کاج کرتی تھیں اور وہ ٹکڑا عہدِ نبوی سے حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے خالی رکھا گیا ہے) اہلِ اسلام کے ہاتھوں بامن وامان دفن ہوں گے۔

واضح رہے کہ اس خالی جگہ میں خود حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بعد دفن ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے اس جگہ کا دفنِ مسیح کے وقت تک بطور امانت محفوظ رہنے اور کسی اور کو اجازت نہ دے سکنے کی —— ان الفاظ میں تصریح فرمائی کہ:

وَاَنّٰى لِيْ بِذٰلِكَ؟ مِنْ مَوْضِعٍ مَّا فِيْهِ اِلَّا مَوْضِعُ قَبْرِيْ وَقَبْرِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ!

بھلا میرے پاس کسی کو اس جگہ دفن ہونے کی اجازت دینے کی گنجائش کہاں ہو سکتی ہے کہ جہاں صرف میرے مزار اور ابوبکر و عمر۔ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام (والرضوان) کی قبروں کیلئے جگہ مخصوص ہو چکی ہے۔!

[کنز العمّال
جلد ۷ : ص ۲۲۸]

سیرۃ خُلفاءِ اسلام ص ۸۷، ۸۸ - مرتبہ: (جانشین امیرِ شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہم) اشاعت فروری ۱۹۶۵ء - مکتبہ احرار الاسلام، ملتان۔